ترتیب

خلیل احمد رانا

دارالفیض گنج بخش لاہور

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

نام کتاب	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہم کی عقیدت
ترتیب	خلیل احمد رانا
صفحات	۱۶ ر
کتابت	محمد نعیم بھٹہ
سنِ اشاعت	صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء
تعداد	۵۰۰ ہزار
پروف ریڈنگ	محمد ریاض ہمایوں سعیدی
ہدیہ	دُعائے خیر بحقِ معاونین

بیرون جات کے حضرات تین روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرکے طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتا

صاحبزادہ میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

صدام منزل گلی نمبر ۱ بلال گنج لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہٖ و صحبہٖ و بارک وسلم

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، امام الآئمہ سراج الامۃ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سید الاولیا، مبشر مصطفیٰ، دُعا مرتضیٰ، الغرض نبوّت اور صحابیّت کے بعد کسی انسان میں جس قدر فضائل و محاسن پائے جا سکتے ہیں، آپ اُن تمام اوصاف کے جامع اور رہنما تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت بمقام کوفہ (عراق) ۸۰ھ میں ہوئی اور وصال بمقام بغداد (عراق) ۱۵۰ھ میں ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اسی مجلس میں سُورۃ جُمعہ نازل ہُوئی، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سورت کی آیت گیارہ "وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ" تلاوت فرمائی تو حاضرین نے عرض کیا یا رسُول اللہ یہ "آخرین" کون لوگ ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکوت فرمایا، حاضرین کے بار بار سوال کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پہ دست اقدس رکھ کر فرمایا! اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی پہ بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ وہاں سے بھی

ایمان کو لے آئیں گے۔

(تفسیر مظہری، بخاری و مسلم، بہ حوالہ معارف القرآن جلد ۸، ص ۴۳۶)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث جس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے بہ اتفاق اصل صحیح ہے کہ اس میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ ہونے پر اعتماد ہے . . . اس لیے کہ اہل فارس سے کوئی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ علم کو نہ پہنچ سکا (زجاجۃ المصابیح (عربی) از سید عبد اللہ شاہ، مطبوعہ حیدر آباد دکن) [1]

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، سے توسل

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۴ھ) اپنی کتاب "الخیرات الحسان" کی فصل پینتیس میں لکھتے ہیں کہ

"ہمیشہ سے علماء اور اہلِ حاجت کا یہ طریقہ رہا کہ وہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کرتے اور ان کے وسیلے سے حاجت روائی چاہتے اور اس ذریعہ سے کامیابی کا اعتقاد رکھتے اور مُنہ مانگی مراد پاتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد میں فروکش تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں امام ابو حنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور آپ کی قبر کی زیارت کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھ کر آپ کی قبر مبارک کے پاس جاکر اللہ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت فوراً پوری ہو جاتی ہے"۔ [2]

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ، کے علم و فضل اور تقوٰی کے کیا کہنے ہیں سبحان اللہ،

---

[1] پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الستار خاں، جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن، مقدمہ کتاب "سوانح بے بہائے امام اعظم ابو حنیفہ"، مطبوعہ دہلی ۱۹۹۱ء، ص ۳۸، ۳۹

[2] امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی، الخیرات الحسان، (اردو ترجمہ) مطبوعہ استنبول (ترکی) ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء ص ۱۷۶۔

مگر آج کل ایک ایسی جاہل قوم پیدا ہوئی ہے جو امام شافعی علیہ الرحمۃ کے اس فعل پر عمل کرنے والوں کو قبر پرست کہتے ہیں ہم ان کی اس زیادتی کا معاملہ روز محشر اللہ کریم پہ چھوڑتے ہیں

قصیدۃ النعمان

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں جو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اس سے آپ کے عقیدہ کے مطابق سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک و مختار، نورِ مجسم، حاضر و ناظر حاجت روا، مشکل کشا، باعث تخلیق ارض وسما، سید انبیاء، شافع روزِ جزا اور تمام مخلوقات کے آقا و مولٰی اور ملجاء و ماوٰی ہونے پر واضح روشنی پڑتی ہے۔ اس قصیدۂ مبارکہ کے ترپن (۵۳) اشعار ہیں [1]، بعض خشک لوگ اس قصیدہ کی نسبت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، سے تسلیم نہیں کرتے مگر الحمد للہ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ دیوبندی مکتبۂ فکر کے مشہور مدرسہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (صوبہ سرحد) کے ایک فاضل مولانا عبد القیوم حقانی نے اپنی کتاب "امام اعظم ابو حنیفہ کے حیرت انگیز واقعات" کے صفحہ ۸۳، ۸۴ پر اس قصیدہ کے سولہ اشعار نقل کیے ہیں اور ساتھ ترجمہ بھی۔ اس کتاب کا پیش لفظ مولانا سمیع الحق مدیر الحق اکوڑہ خٹک (پشاور) نے لکھا ہے [2]

امام اعظم رضی اللہ عنہ،

بعض لوگ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، کو امام اعظم نہیں مانتے اور نہ لکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امام اعظم تو فقط حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان لوگوں سے بعید نہیں عنقریب یہ لوگ

---

[1] : ترپن اشعار پر مشتمل قصیدہ نعمانیہ (عربی) الخیرات الحسان (اُردو ترجمہ) مطبوعہ استنبول ترکی ۱۹۷۶ء ص ۱۹۴ تا ۲۰۰ پہ اُردو منظوم ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

[2] : عبد القیوم حقانی، امام اعظم ابو حنیفہ کے حیرت انگیز واقعات، مطبوعہ اکوڑہ خٹک (پشاور) ۱۹۸۸ء، ص ۸۳، ۸۴

حکومت سے بھی مطالبہ کر دیں کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کو کتابوں اور اخبارات میں قائد اعظم نہ لکھا جائے۔

ان کی جہالت کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مولوی نذیر حسین دہلوی کو متعدد کتابوں میں "شیخ الکل" لکھا ہے[1]، تو کیا اس سے یہ مراد ہے کہ مولوی نذیر احمد دہلوی معاذ اللہ حضور نبی کریم ﷺ کے بھی شیخ ہیں ؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آئندہ لقب امام اعظم پر بھی اعتراض نہ کریں

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی جگہ کو آج بھی "الاعظمیہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے، تمام حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی حضرات اسی نام سے پکارتے ہیں

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مسجد شریف میں آج بھی اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو بغداد (عراق) میں جا کر یا کسی عزیز سے جو وہاں رہتا ہو پتہ کر کے تسلی کر سکتے ہیں[2]

بعض لوگ آئمہ کرام کی تقلید سے تو انکار کرتے ہیں مگر ابن تیمیہ، ابن قیم اور قاضی شوکانی کے اقوال کی تقلید کرتے ہیں، چنانچہ نواب وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں۔

"ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی اسماعیل صاحب شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکے دار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا، بس اس کے پیچھے پڑ گئے، برا بھلا کہنے لگے۔

بھائیو! ذرا غور تو کرو اور انصاف کرو، جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی، تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں، ان کی

---

[1] احسان الٰہی ظہیر، البریلویہ (عربی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۷

" فتاویٰ نذیریہ، مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ۱۹۷۱ء، ص ۱

[2] محمد علی ظہوری، مضمون سفر سعادت، ماہنامہ منہاج القرآن لاہور شمارہ اکتوبر ۱۹۸۸ء ص ۲۸۸

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ف ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء

کے

مکتوبہ و مصدقہ فتاویٰ کا بینظیر مجموعہ

فتاویٰ نذیریہ

مبوّب و مترجم

جلد سوم

ناشر

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

تقلید کی کیا ضرورت ہے ؟[1]

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ کا فیصلہ

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں!

فاذا کان جاھل فی بلاد الھند او بلاد ماوراء النھر ولیس هناك عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب ھذہ المذھب وجب علیه ان یقلد لمذھب ابی حنیفة ویحرم علیه ان یخرج من مذ ھبه لانه حینئذ یخلع ربقة الشریعه ویبقی سدا مهملا[2]

ترجمہ :- جب ہندوستان اور ماوراء النہر (تاجکستان، اُزبکستان وغیرہ) کے شہروں میں کوئی بے علم شخص ہو اور وہاں کوئی شافعی، مالکی، حنبلی عالم نہ ہو اور ان مذاہب کی کوئی کتاب بھی نہ ہو تو اس پر امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تقلید واجب ہے اور اس پر حرام ہے کہ امام کے مذہب کو ترک کرے، کیونکہ اس طرح وہ شریعت کا قلادہ گلے سے اتار کر بے کار اور مہمل رہ جائے گا۔

اب غیر مقلدین خود انصاف کر لیں کہ قرآن و حدیث کے سمجھنے میں آئمہ مجتہدین سے ہماری کیا نسبت ہے، ان بے چاروں کو تو عربی بھی صحیح طرح سے نہیں آتی قرآن و حدیث کا فہم تو دور کی بات ہے لہٰذا غصہ اور ضد کو چھوڑ کر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کا کہا مان لیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کر لیں۔

---

[1] محمد عبد الحلیم چشتی، حیات وحید الزماں، (بحوالہ وحید اللغات) مطبوعہ نور محمد کراچی، ص ۱۰۲۔

[2] شاہ ولی محدث دہلوی، الانصاف (عربی) مطبوعہ مکتبہ الشیق استنبول ترکی، ص ۲۲۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے تاثرات کا خلاصہ

حضرت داتا گنج بخش سیدی علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔

امام الآئمہ، مقتدائے اہل سُنت، شرف فقہاء، علماء، سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الخزار رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجاہدات و عبادات میں نہایت ثابت قدم اور طریقت کے اصُولوں میں نہایت جلیل الشان عالم تھے، ابتدائے زمانہ میں آپ نے گوشہ نشینی کا قصد کیا اور لوگوں سے اجتناب ظاہر کیا اور چاہا کہ لوگوں کے ہجوم سے نکل جائیں، اور یہ اس لیے تھا کہ لوگوں کے منصب و حشمت پانے سے دل کو پاک و صاف کر کے حق تعالیٰ کی راہ میں رات رات بھر کھڑے رہیں۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ رسُولِ کریم ﷺ کی مبارک ہڈیوں کو جمع کر رہے ہیں اور بعض کو بعض سے چُن رہے ہیں، خواب کی اس ہیبت سے بیدار ہو گئے اور سخت پریشان ہوئے، آخر کار صحابہ کے ایک شاگرد اور علم تعبیر کے ماہر حضرت سیدنا محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور خواب بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ گھبرائیے نہیں خواب مبارک ہے تم سید الانبیاء حضور نبی کریم ﷺ کا علم حاصل کر کے سُنت کی حفاظت میں بلند مرتبہ پاؤ گے بلکہ روایات سنت میں نقد و تنقیح کر کے تصرف کرنے کے مجاز ہو گے اور صحیح کو سقیم سے ممتاز کرو گے۔

دوسری مرتبہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری سُنت زندہ کرنے کے لیے بنایا ہے، گوشہ نشینی کا عزم نہ کرو، چنانچہ آپ نے خدمتِ دین شروع کی اور بڑے بڑے جلیل القدر مشائخ حضرت شیخ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ، حضرت

شیخ داؤد طائی رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ بشر حافی بغدادی رضی اللہ عنہ، نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ سبحان اللہ۔

ایک مرتبہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے ارادہ کیا کہ حضرت امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، حضرت مسعر ابن کدام اور حضرت شریح رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی ایک کو قاضی کے عہدہ پر فائز کیا جائے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ چاروں حضرات زبردست علماء میں سے تھے، خلیفہ نے ایک ملازم کو حکم دیا کہ ان چاروں علماء کو بلا لاؤ، جب ایلچی آیا تو یہ چاروں بزرگ حضرات روانہ ہوئے، جب جا رہے تھے تو راستہ میں امام ابوحنیفہ نے فرمایا میں آپ حضرات سے کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں جو فراستہً میرے ذہن میں آئی ہیں، سب نے کہا آپ فرمائیں،

امام ابوحنیفہ فرمانے لگے کہ میں تو کسی حیلہ سے اپنے آپ کو عہدہ قضاء سے بچا لوں گا مسعر بن کدام دیوانہ بن کر بچ جائیں گے، سفیان ثوری بھاگ جائیں گے اور شریح قاضی بن جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت سفیان ثوری راستہ ہی سے بھاگ کھڑے ہوئے اور ایک کشتی میں سوار ہو کر کہنے لگے کہ مجھے چھپا لو حکومت میرا سر کاٹنا چاہتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہا کہ حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے من جعل قاضیاً فقد ذبح بغیر سکین یعنی جو قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا، ملاح نے آپ کو چھپا دیا، باقی تینوں حضرات خلیفہ ابوجعفر منصور کے دربار میں پہنچے۔

خلیفہ نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، سے عرض کی کہ آپ منصب قضاء قبول فرمالیں، آپ نے فرمایا امیر المومنین میں عربی النسل نہیں ہوں بلکہ ان کے غلاموں میں سے ہوں، سادات عرب میرے حکم پر خوش نہ ہوں گے، ابوجعفر منصور نے کہا حضرت اس عہدہ کو نسب سے تعلق نہیں ہے، یہ عہدہ علم والے کو ملتا ہے، آپ نے فرمایا میں اس کے لائق نہیں اگر میں یہ سچ کہہ رہا ہوں تو ظاہر ہے کہ میں تو پھر اس عہدہ کے لائق نہیں ہوں اور اگر یہ جھوٹ ہے تو جھوٹے آدمی کو مسلمانوں کا قاضی بنانا درست نہیں، آپ نے تو یہ کہہ کر عہدہ قضاء

سے نجات پائی۔ اس کے بعد مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو آپ خلیفہ ابوجعفر منصور کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے ابوجعفر تمہارا کیا حال ہے تمہارے بچے تو اچھے ہیں؟ ابوجعفر منصور نے یہ بے ربط کلام سن کر حکم دیا کہ یہ تو دیوانہ معلوم ہوتا ہے اسے نکال دو۔

اس کے بعد خلیفہ نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ، کو کہا کہ آپ کو عہدہ قضاء پر آنا چاہیئے، آپ نے فرمایا میں سوداوی مزاج کا آدمی ہوں اور میرا دماغ بھی کمزور ہے، خلیفہ منصور نے کہا تم مزاج کے مطابق شربت اور شیرے سے علاج کرو تاکہ دماغی کمزوری دور ہو کر عقل کامل حاصل ہو، آخر منصب قضاء حضرت شریح کو دے دیا گیا، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، نے حضرت شریح کو چھوڑ دیا اور پھر کبھی اُن سے کلام تک نہ کی۔

اس واقعہ سے آپ کا کمال دو صورت میں ظاہر ہے، ایک تو آپ کی پیش گوئی کی صداقت کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، دوسرے اپنے آپ کو صحت و سلامتی پر اتنا قائم رکھا کہ جاہ و اعزاز خلقت کی پرواہ نہ کی۔

یہ حکایت اس امر کی قوی دلیل ہے کہ صحت و سلامتی کے لیے مخلوق سے کنارہ کشی بہتر ہے، حالانکہ آج علماء و فضلاء اس قسم کے عمل اور ورع و تقویٰ کی پرواہ نہیں کرتے، اس لیے کہ وہ سب لالچ، خواہش و نفس پرستی کے ساتھ وابستہ ہیں اور راہ حق سے دُور چلے گئے ہیں، ان کے لیے اُمراء کے گھر قبلہ کی مانند ہیں، ظالم اہل حکومت کی بارگاہ بیت المعمور ہے اور جابروں کے دربار میں ان تک پہنچ جانا قاب قوسین او ادنیٰ سے کم نہیں سمجھتے اور جو کچھ ان کی مرضی کے خلاف بات ہو اس سے یہ پہلے منکر ہو جاتے ہیں۔

سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت نوفل بن حیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت ہے اور مخلوق حساب و کتاب کے مقام پر کھڑی ہے، میں نے دیکھا کہ حضور سید یوم النشور ﷺ حوض کوثر کے کنارے جلوہ فرما ہیں اور آپ کے دائیں بائیں بہت سے مشائخ عظام کھڑے ہیں، انہیں میں ایک معمر بزرگ کو دیکھا کہ بہت

خوبصورت ہیں اور سر کے بال سفید ہیں، انہوں نے اپنا رخسار مبارک حضور ﷺ کے رُخِ اقدس
پر رکھا ہُوا ہے اور ان کے برابر حضرت نوفل بن حیان کھڑے ہیں، انہوں نے جیسے مجھے دیکھا تو میری
طرف آئے اور سلام فرمایا، میں نے انہیں کہا مجھے پانی دیجئے، وہ فرمانے لگے کہ میں حضور
ﷺ سے اجازت لے لوں، حضور ﷺ نے انگلی مبارک سے پانی دینے کا اشارہ فرمایا،
میں نے پانی پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا، مگر پیالہ سے پانی کم نہ ہوا، میں نے حضرت نوفل بن حیان
سے پُوچھا کہ یہ بزرگ سفید بالوں والے حضور ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہیں کون ہیں؟
تو فرمایا یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضور ﷺ کے بائیں
جانب جو کھڑے ہیں وہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہٗ ہیں، اسی طرح میں پوچھتا رہا اور اپنی
انگلیوں پر گنتا رہا، حتیٰ کہ سولہ بزرگوں کو میں نے گنا، جب میں بیدار ہوا تو سولہ گرہ کی گنتی پر انگلی تھی۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو خواب
میں دیکھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت میں آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں، فرمایا! ابو
حنیفہ کے جھنڈے کے پاس۔

غرضیکہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کی پارسائی اور تقویٰ میں اس کثرت سے مناقب ہیں
کہ یہ کتاب (کشف المحجوب) اُن کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

ایک بار میں (یعنی سیدی علی بن عثمان جلابی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) ملک شام میں
تھا اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہٗ موذن حضور نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک کے سرہانے
سو رہا تھا، خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ باب بنی شیبہ سے تشریف
لا رہے ہیں اور ایک معمر بزرگ کو اپنے پہلو میں اس طرح لے رکھا ہے جیسے بچوں کو شفقت
سے آغوش میں لیتے ہیں، میں فرطِ محبت سے دوڑا اور حضور اکرم ﷺ کے پائے
اقدس کو چومنے لگا، میں حیران تھا کہ یہ بزرگ حضور ﷺ کے اتنے محبوب کون ہیں
حضور ﷺ میرے تعجب کو نورِ نبوت سے سمجھ گئے اور فرمایا یہ تیرے امام ہیں اور تیرے

شہر کے لوگوں کے امام ہیں یعنی ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ، مجھے اس خواب کے بعد اس ہستی پاک کے ساتھ
اُمید قوی ہے اور میرے اہل شہر بھی بالخصوص اُمیدوار ہیں اور اس خواب سے میرا یہ خیال بھی صحیح ہو
گیا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ انہی پاک ہستیوں میں سے تھے جو اوصاف طبع سے فانی
اور احکام شرع کے ساتھ باقی و قائم ہیں، اس لیے کہ ان کے چلانے والے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔

(تلخیص ماخوذ کشف المحجوب
از سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

مؤتمر المصنفین کی سلسلہ مطبوعات (۱۹)

امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات

اردو کی سب سے پہلی اور کامیاب کاوش

فکر و نظر، علم و عمل، تاریخ و تذکرہ، فقہ و قانون، اخلاص و للہیت، طہارت و تقویٰ
[illegible] و [illegible]، جذبہ اصلاح، انقلاب امت، تبلیغ و اشاعت دین
[illegible]، [illegible] اور نفع بخش

جناب مولانا سمیع الحق مدیر "الحق"

تالیف

مولانا عبدالقیوم حقانی

مؤتمر المصنفین
اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان

۸ وَکَذَاكَ مُوْسٰی لَمْ یَزَلْ مُتَوَسِّلًا ۔۔۔ بِكَ فِی الْقِیٰمَةِ مُحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

۹ وَهُوْدُ وَّیُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا ۔۔۔ وَجَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاكَ

۱۰ قَدْ فُقْتَ یَا طٰهٰ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَآءِ ۔۔۔ طُرًّا فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرَاكَ

۱۱ وَاللّٰهِ یَا یٰسِیْنُ مِثْلُكَ لَمْ یَكُنْ ۔۔۔ فِی الْعٰلَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

۱۲ عَنْ وَّصْفِكَ الشُّعَرَآءُ یَا مُدَّثِّرُ ۔۔۔ عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

۱۳ بِكَ لِیْ قُلَیْبٌ مُغْرَمٌ یَا سَیِّدِیْ ۔۔۔ وَحُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكَ

۱۴ یَا اَكْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا كَنْزَ الْوَرٰی ۔۔۔ جُدْ لِیْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِیْ بِرِضَاكَ

۱۵ اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ یَكُنْ ۔۔۔ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاكَ

۱۶ صَلّٰی عَلَیْكَ اللّٰهُ یَا عَلَمَ الْهُدٰی ۔۔۔ مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَاكَ

۱۔ اے سرداروں کے سردار! میں آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ کی پناہ کا طالب گار۔
۲۔ اللہ کی قسم اے بہترین خلائق! میرا دل صرف آپ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔
۳۔ آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں۔
۴۔ آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے آپ کا توسل اختیار کیا اپنی لغزش پر، تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جد بزرگوار ہیں۔
۵۔ اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی تو ان کی آگ سرد ہوگئی، وہ آگ آپ کے نور کی برکت سے بجھ گئی۔
۶۔ اور حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری میں آپ کے وسیلے سے دعا کی تو ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہوگئی۔
۷۔ اور آپ ہی کے ظہور کی خوشخبری دی کہ حضرت مسیحؑ آئے انھوں نے آپ کے حسن وجمال کی مدح وثنا کی اور آپ کے رتبہ بلند کی خبر دی۔
۸۔ اور اسی طرح حضرت موسیٰ بھی آپ کا وسیلہ اختیار کیے رہے اور قیامت میں بھی آپ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے۔
۹۔ اور حضرت ہودؑ اور حضرت یونسؑ نے بھی آپ ہی کے حسن سے زینت پائی اور حضرت یوسفؑ کا جمال بھی آپ ہی کے جمال باصفا کا پرتو تھا۔
۱۰۔ اے طٰہٰ لقب! آپ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی۔ پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو اپنے ملکوت کی سیر کرائی۔
خدا کی قسم! اے یٰسین لقب! آپ جیسا تو تمام مخلوق میں کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ قسم ہے اسی کی جس نے آپ کو سرچشمہ

عکس صفحہ ۴۸ کتاب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات ۔

قطعۂ تاریخِ وصال

"عنداللہ قطب الاقطاب سیّدنا ابُوالحسن علی ہجویری"

"مجموعۂ مکارم"	"گنج بخش زمن"	جہاں ہرانا
۴۶۵ھ	۱۰۷۲ء	۴۶۵ھ

کیا سر بلند شان ہے داتا حضُور کی
گردُوں پہ بھی کمان ہے داتا حضُور کی

بادِ نسیم فرطِ عقیدت کے جوش میں
ہر آن مدح خوان ہے داتا حضُور کی

دائم رہے گی سطوت وجبروت لا کلام
فطرت بھی ترجمان ہے داتا حضُور کی

ٹُوٹے ہُوئے دلوں کا سہارا ہیں بالیقیں
کیا ذات بے گمان ہے داتا حضُور کی

لایا ہے جو بھی دامن اُمید غم نصیب
وہ پاگیا امان ہے داتا حضُور کی

ملتا ہے ہر کسی کو یہاں گوہرِ مُراد
ہر ہستی قدر دان ہے داتا حضُور کی

سالِ وصال اُن کا یہ مہجُور تم کہو
"مَنبعِ فضل" شان ہے داتا حضُور کی
۱۰۷۲ء

سپاس گذار
سیّد عارف مہجُور رضوی گجرات

مدحِ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ

حضرت خطیب الملت جناب محمد بخش مسلم خطیب مسجد لاہور

مُرشد و مخدوم شیدائے کلامِ کبریا — ترجمانِ حق فدائے سُنّتِ خیر الوریٰ

داعیِ توحید و آئینِ محمد مُصطفےٰ — طالبِ صدیق و فاروق و غنی و مرتضیٰ

سید و حسنی حسینی و امامُ الاصفیاء — غزنوی، حنفی، جُنیدی، پیکرِ علم و ہُدیٰ

راز دار و خود شناس است و حقیقت آشنا — کشفِ محجوب است شاہکارِ ولی الاولیا

در دیارِ کُفر آمد، صاحبِ نُور و ضیاء — عالماں را پیشوا و عارفاں را مُقتدا

گفت تبلیغ و تصوّف مرحبا، صد مرحبا — بیگماں شد اولیں معمارِ پاکستانِ ما

خواجہ اجمیر داند سیدِ ہجویر را — آشنا گوید بوصفِ آشنا و ہمنوا

”گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما“